



الجواب حاملاً أو معلقاً

سوال میں خلوت زوجین (یعنی خلوت سریر) اور خلوت بالاجنبیہ میں جو فرق بیان کیا گیا ہے وہ تلاش بسیار کے باوجود میں نہیں ملے۔

واضح رہے کہ فتحی اصطلاح میں خلوت کہتے ہیں جہاں مرد اور عورت بالکل اس طور پر اکٹے ہوتے ہوں کہ مlap میں ان کے لئے کوئی چیز مانع نہ ہو، چنانچہ الفقاموس الفتحی میں ہے:

الخلوة: مکان الاطراد بالنفس، أو بغيرها. شرعاً: أَن يخلو الرجل بأمر الله على وجه لا يمنع من الوطء من جهة المطل، كمحصور أحد من الناس، أو من جهة الشرع، كمسجد أو حبس أو صوم فريضة أو إحرام. (الفقاموس الفتحي (ص: ۱۹۶))

جبکہ وین میں اول توایک سے زائد طالب ہوتی ہیں جو خلوت کے لئے مانع ہے، کما فی الشدید اور دوسرا یہ کہ طالبات کا وین اور اس کے ساتھ آنا جاتا شاہراہ عام ہے ہوتا ہے، جبکہ عموماً گوکوں اور گاڑیوں کی آمد و رفت رہنے کی وجہ سے دوسروں کی نیکوں وین پر پہنچ رہتی ہے اور فتحیہ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی تصریحات کے مطابق شاہراہ عام ہے ہونے والی خلوت اصطلاحی خلوت میں داخل نہیں، چنانچہ عالم شافعی رحمۃ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

أَنْ لِإِقَامَةِ الْخُلُوَّ مَقَامُ الْوُطْدِ شَرُوطًا أَرْبَعَةً: الْخُلُوَّ الْخَلِيقَةُ، وَعَدْلُ الْمَانِعِ الْخَيْرِيُّ أَوُ الطَّعْمِيُّ أَوُ الشَّرْعِيُّ، فَالْأُولُّ لِلَا حِلْزَارِ عَمَّا إِذَا كَانَ هَذَا كَلْتَ طَلَسْتَ بِخُلُوَّ وَعَنْ مَكَانٍ لَا يَعْلَمُ لِلْخُلُوَّ كَالْمَسْدِدِ وَالْطَّرِيقِ الْعَامِ وَالْخَاصِّ إِلَّا (رَوْهُ الْمُخَرَّجُ (۱۱۱/۲۳))

شاہراہ عام ہے خلوت کے متعلق مسلم شریف کی ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک عورت آپ شفیق نے کچھ دریافت کرنے آئی، اس سے آپ شفیق نے اس عورت کے ساتھ راست کے ایک کنارے پر ہو گئے، مسلم شریف میں ہے:

فَعَنْ أَنْسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ امْرَأَةَ كَانَتْ فِي عَنْلَاهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي فِي إِلَكَ حَاجَةٌ فَقَالَ « مَا أَمْ فَلَمَنْ انْظَرِي إِلَى السَّكِّنِ ثُنَثِ حَقِّ الْفَصِّ لَكَ حَاجَتِكَ ». فَعَلَّا عَلَيْهَا فِي بَعْضِ الْطَّرِيقِ حَوْلَ قَرْفَتْ مِنْ حَاجَهَا . (صحیح سلم لتب ابوی رحمہ اللہ (۷۹/۷))

اس حدیث کی تحریر میں ماء ندوی رحمۃ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ آپ شفیق نے پوچھ کر شاہراہ عامی تھے اس نے یہ خلوت بالاجنبیہ نہیں تھی، چنانچہ شرس (ندوی) تھا ہے:

(عَلَّا عَلَيْهَا فِي بَعْضِ الْطَّرِيقِ) أَيْ وَقَتٌ عَلَيْهَا فِي طَرِيقٍ مُسْلُوكٍ لِيَقْصِي حَاجَتَهَا وَيُنْهِيَ فِي الْخُلُوَّ وَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ مِنَ الْخُلُوَّ الْأَجْبَرِ فَلَمْ هَذَا كَانَ فِي حُرُّ النَّهَارِ وَمُشَاهَدَتِنَا إِيمَانُهَا لَكِنَّ لَا يَسْعُونَ كَلَامَهَا لَأَنَّ مَا لَمْ يَبْطَهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ . (درج الندوی على مسلم (۱۵/۸۳))

لیے جائیں گے۔

ومثله في تكملة فتح المليم شرح صحيح مسلم ٤٠٥٥ لشیخنا المفتی محمد تقی العنتانی حفظه الله تعالى.

مرقاۃ المفاتیح میں ملا علی قاری رحمہ اللہ علیہ اس حدیث کی تشریع میں فرماتے ہیں:

(فَخَلَا) أي: مضى (معها في بعض الطرق)، أي ووقف معها وسع كلامها ورد جوابها (حق فرغت من حاجتها). وفيه تبہ على أن الخلوة مع المرأة في زفاف ليس من باب الخلوة معها في بيت علىاحتمال أن بعض الأصحاب كانوا واقفين بعداً عنهم مراعاة خسن الأدب. (رواہ مسلم). مرقاۃ المفاتیح شرح مشکلة المصایح (٣٧١٤/٩)

توروایت میں اگرچہ اس کو بھی خلوت کہا ہے لیکن حضرات شریف حدیث رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کے شاہراً عام پر ہونے کی بنابر اس کے خلوت بالاجنبیہ ہونے کی نظری کی ہے، اس نے طالبات کے تاخیرم ڈرائیور کے ساتھ وین میں آنے جانے کو خواہ طالب ایک ہو یا زیادہ، خلوت حرمہ میں داخل کرنا ہورست معلوم نہیں ہوتا۔

اس تفصیل کے بعد صورت مسئلہ کا حکم یہ ہے کہ اگر وین، بھڑی کے شیشوں پر وہ وغیرہ نہ ہو اور خوف فتنہ بھی نہ ہو اور طالبات بلپر وہ ہوتی ہوں اور ان کی ڈرائیور سے بے تکلفی نہ ہوتی ہو تو شہر کے اندر اندر طالبات کا وین ڈرائیور کے ساتھ آنے جانے کی ممکنائش ہے، البتہ 48 میل یا اس سے زیادہ دور کی مسافت کا سفر بغیر حرم کے جائز نہیں اگرچہ کسی فتنے کا اندر شہر نہ بھی ہو۔

واضح رہے کہ ایک طالبہ کا تجاذب وین میں ہونا عکوئی طور پر موجب فتنہ ہے، لہذا حتی الامکان یہ لازم ہے کہ وین میں کم از کم ایک سے زائد طالبہ موجود رہیں۔

تکملة فتح المليم شرح صحيح مسلم ١: ٤٠٥

فَخَلَا مَعَهَا فِي بَعْضِ الْطَّرُقِ أَيْ وَقَفَ مَعَهَا فِي طَرِيقٍ مَسْلُوكٍ لِيَقْضِي حَاجَتَهَا وَيَقْتَلُهَا فِي الْخَلْوَةِ وَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ مِنَ الْخَلْوَةِ بِالْأَجْنِبِيَّةِ، فَإِنْ كَانَ هَذَا كَانَ فِي عِرْقِ النَّاسِ وَمُشَاهِدَتِهِ إِيمَانٌ وَلَا يَأْتُهَا لَكُنْ لَا يَسْمَعُونَ كَلَامَهَا وَفِي الْمَدِينَةِ كَمَالٌ تَوَاضَعُهُ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا يَنْفَعُ.

النابة شرح الطحاۃ (٤/ ١٥٢)

(ولمدا حرم الخلوة) ش: أي ولأجل زيادة الفتنة بانضمام المرأة إليها تحرم الخلوة على الزوج م: (بالأجنبيَّة) ش: أي بذلة الأجنحة م: (وإن كان معها غيرها) ش: أي مع الأجنبية غير الأجنبية.

فإن قلت: إذا شهد على الزوج بطلائق أمرأه ثلاثة، فلهم بحال ينتها وبه بارأة تفع حق تركي الشهود، وكذا فلهم بالمحيلولة بفتحة في الطلاقات الثلاث إذا اعتدت في مت الزوج فما جعلتم انضمام المرأة إلى المرأة فته؟

~٣٧~

أجيب بأن الإقامة توضع أحسن من الأمانة تقدره على دفعه في مثله، بخلاف
مطنة العجز عن الدفع مع أن النص فرق بينهما.

الأصل المعروف بالوسط للشيان (١٦٤/١)

قلت أرأيت الرجل يوم النساء ليس معهن رجل غيره قال أما إذا كان مسجد جماعة
تقام فيه الصلاة وهو إمام فتقدم يصلى وليس معه رجل فدخلت نسوة في الصلاة
فلا يُنس بذلك وأما أن يخلو بمن في بيت أو في مكان غير المسجد فلن أكره له
ذلك إلا أن يكون معهن ذات محروم منها.

رد المختار (٣٦٨/٦)

والذي تحصل من هذا أن الخلوة الحرجمة تنفي بالحال، وبوجود محروم أو امرأة ثقة
قادرة.

الحر الراتق (٤/١٦٨)

وقد استفيد من كلامهم أن الحال يمنع الخلوة الحرجمة، قال في الظاهريه: يجعل بينهما
حجاب حتى لا يكون بينه وبين امرأة أجنبية خلوة؛ وإنما أكفي بالحال لأن الزوج
معترف بالحرمة اهـ. فيمكن أن يقال في الأجيبيه كذلك وإن لم تكن معهنه إلا أن
يوجد نقل بخلافه.

رد المختار (٥٣٧/٣)

(قوله: ومفاده أن الحال يمنع الخلوة الحرجمة، ويكون
أن يقال في الأجيبيه كذلك وإن لم تكن معهنه إلا أن يوجد نقل بخلافه بحر.

(قوله: أو كان الزوج فاسقا) لأنها إنما أكفي بالحال لأن الزوج يعتقد الحرمة فلا
يقدم على الغرم إلا أن يكون فاسقا فتح.

والله تعالى أعلم

خزير طارق بن أبي حمزة

دراة قائد باسم دار العلوم كرابي

٢٢/رمضان/١٤٣٩

١١/ديسمبر/٢٠١٧